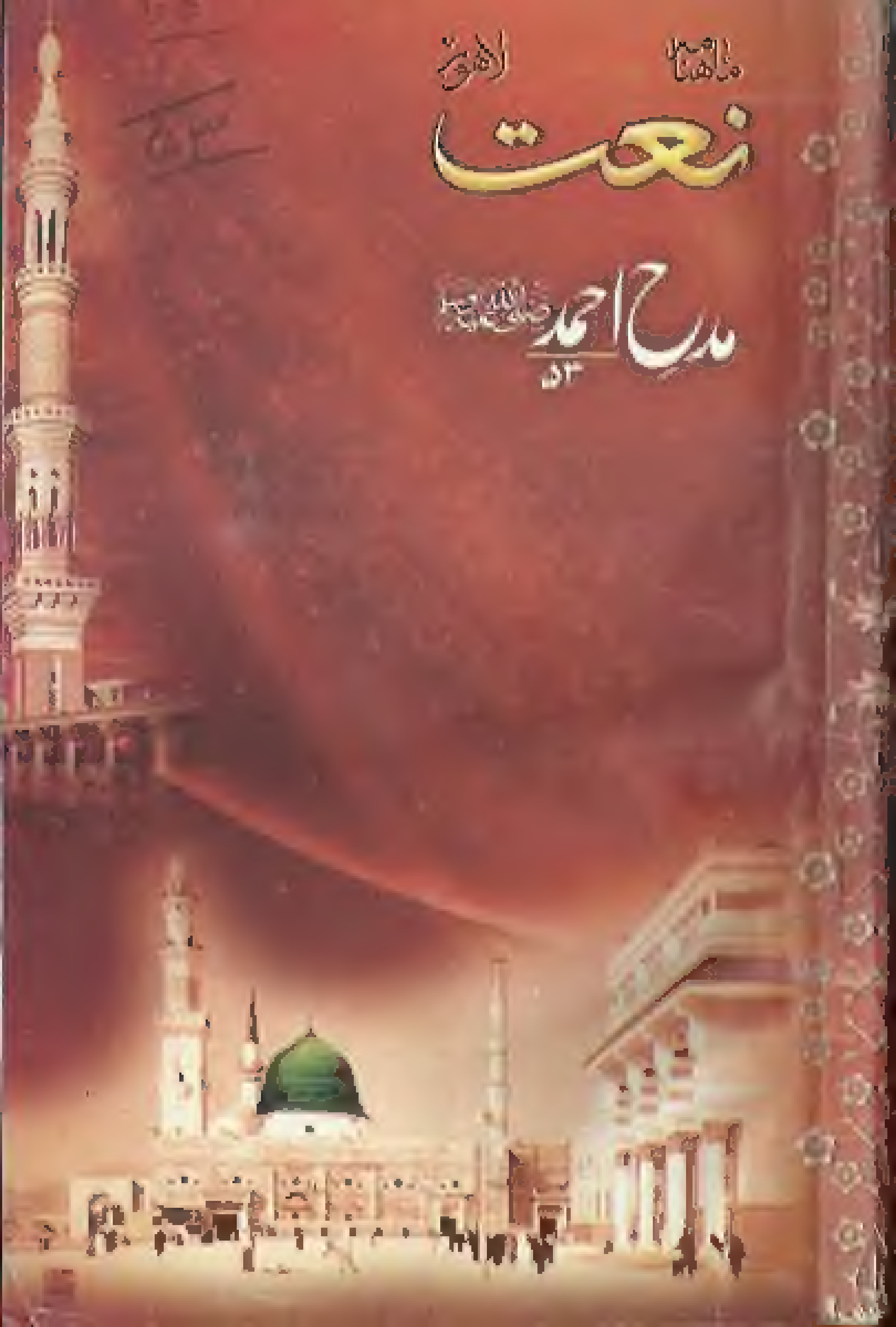
ماہنامہ
لاہور
نعت
مدح احمد صلی اللہ علیہ وسلم
۵۳

باقاعدہ اشاعت کے 23 ویں سال کا آخری شمارہ

ماہنامہ لاہور

نعت

جلد 23 دسمبر 2010 شمارہ 12

مدحِ احمد ﷺ

مدیر: راجا رشید محمود 0311-6692631

ڈاکٹر شہناز کوثر ۔ اظہر محمود (0321-9459209)

منیجر: راجا اختر محمود (0321-9407200)

قیمت

کمپوزنگ: مدنی گرافکس فون 7230001 0321-9409200 0321-9409000

فون 7463684

پوسٹ کوڈ 54500 e.mail: madnigraphics@hotmail.com

شاعرِ نعت کا ۵۳ واں اُردو مجموعۂ نعت

مدیحِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم

۵۳

ناشر

راجا رشید محمود

حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا کے ظہورِ پرنور سے قریباً ایک ہزار سال پہلے

نعتیہ اشعار کہنے والے شاعر

حضرت سعد بن کلیکرب تبع اوّل حمیری

کی عقیدت کے نام

ثنا طرازیاں

۱ کسی کا قلب جو ہے الطیب محمد البشر ﷺ والا
اُسے پہچان پائے گا کہ جو ہو گا نظر والا ۹

۲ مُبتدی اہلِ قلم یا مُنتہی اہلِ قلم
نعت کہتے ہی نظر آئیں سبھی اہلِ قلم ۱۰

۳ روضہ دیکھ کر ان ﷺ کا سر جھکا ہے خم جیسے
ہو نکلنے والا ہی کوئی دم میں دم جیسے ۱۱

۴ دیارِ آقا و مولا ﷺ کو نارسائیاں نہ رہیں
خدا کا شکر کہ طیبہ سے دوریاں نہ رہیں ۱۲

۵ جو تھی قلب میں خواہشِ نعت گوئی
ہوئی بارور کاوشِ نعت گوئی ۱۳

۶ کر دیے پورے ترے ارماں تمام
یاد کر سرکار ﷺ کے احساں تمام ۱۴

۷ ان کے کہنے سے جو کی رب کی حقیقت تسلیم
ہم کو سرکار ﷺ کا ہے وقرِ بصارت تسلیم ۱۶،۱۵

۸ ہو قبہ کو مری روز نظر بے تاب
نور کی چوکھٹ پہ جھکنے کو یہ سر ہے بے تاب ۱۷

۹ [illegible] کے [illegible] شہر کو حاصل
[illegible] کو حاصل ۱۸

۱۰ [illegible] طیبہ
[illegible] طیبہ ۱۹

۱۱ جس نے بھی جامِ الطیب سرکار ﷺ پی لیا
کردار کا جو چاک تھا وہ اس نے سی لیا ۲۰

۱۲ تو ہر معاملے میں نبی ﷺ پہ یقین کر
رکھیں گے اونچا کل کو ترا سر یقین کر ۲۲،۲۱

۱۳ راہِ سرکار ﷺ لو باندھ کر قاعدہ
تم مدینے چلو باندھ کر قاعدہ ۲۳

۱۴ بُرائی مٹائے کتابِ الٰہی
جو سرکار ﷺ لائے کتابِ الٰہی ۲۴

۱۵ آقا ﷺ کی ہے سیرت کا بیاں اس طرح آساں
کردار پیمبر ﷺ تھا کہ اک بولتا قرآں ۲۶،۲۵

۱۶ اک شہرِ ضیا بار ہے اور دیدۂ حیراں
" اُف " چہرہ ہے اور دیدۂ حیراں ۲۹_۲۷

۱۷ تو عظمتِ سرکار ﷺ کے بارے میں جو سوچے
بن جائے ترا شیشۂ دل شیشۂ حیراں ۳۰

۱۸ سرکارِ دو عالم ﷺ کا ہے یہ مرتبۂ ذیشاں
اک مالک و مختارِ جہاں بندۂ رحماں ۳۲،۳۱

۱۹ پیمبر ﷺ ہیں مختار محسن مقدر
کھلے ہم پہ اسرار حسن مقدر ۳۴،۳۳

۲۰ تاباں ہے قسم اور قلم داں کا مقدر
جاگ اٹھا ہے آقا ﷺ کے غلاماں کا مقدر ۳۶،۳۵

۲۱ جب کوئی بندہ طیبہ میں حاضر ہوا
اس کی توقیر کا حکم صادر ہوا ۳۷

۲۲ جو چاہے کوئی زندگی جاودانی
ہے شہرِ سرکار والا ﷺ کا پانی ۳۸
۲۳ سرِ عرش پہنچے سیاحت کی خاطر
گئے آپ ﷺ اقصیٰ تلاوت کی خاطر ۳۹
۲۴ جس کی جہان بھر میں نہیں کوئی بھی مثال
اُن ﷺ کی عطا مثال ہے دریا دلی مثال ۴۰
۲۵ اثر ہو گا نبی ﷺ کے شہر میں اپنی پکاروں کا
یہی ہے حرفِ خونِ دل ہم ایسے اشکباروں کا ۴۱،۴۲
۲۶ ضروری ہے نعتوں کی خاطر توازن
توقع ہے یہ رکھے شاعر توازن ۴۳
۲۷ جہانِ اُنس ہے بے گماں بیکراں
ہے نعوتِ نبی ﷺ کا جہاں بیکراں ۴۴
۲۸ ذکرِ حضورِ پاک ﷺ کی رفعت ہے بیکراں
ہے اُن کی نکہت درود تحیت ہے بیکراں ۴۵،۴۶
۲۹ شہرِ سرکار ﷺ کا پایا ہے انوکھا منظر
شکرِ رحمان کہ جس نے یہ دکھایا منظر ۴۷،۴۸
۳۰ قبہ کو دیکھ کر جو تھی شاداب تر نظر
قبہ کو جا کے ہو گئی برقت اثر نظر ۴۹
۳۱ عظمتِ نبی ﷺ کی قصرِ سرِ لامکاں سے پوچھ
عادت تھی اُن کی کس جگہ یہ میزباں سے پوچھ ۵۰
۳۲ اقبال … ہنر نظر تو بجز میں پہ ہو
… کیوں خلد بریں پہ ہو ۵۱

۳۳ مقصورہ دیکھنے کو جو ذوقِ نظر دیا
حُبِّ نبی ﷺ سے سینے کو خالق نے بھر دیا ۵۲
۳۴ ذکرِ نبی ﷺ سے یوں ہوئی روشن مری حیات
لطفِ خدا سے مدحِ نبی ﷺ میں ہے بات بات ۵۳،۵۴
۳۵ "فاعلن فعلن" کی نصرت ہو کہ امدادِ فوات
سیرتِ آقا ﷺ کے ذکرِ خامہ پہ ہوں واقعات ۵۵
۳۶ قریہ خلوص و اُنس کا شہرِ خلوص ہے
بس ایک شہرِ مصطفیٰ ﷺ شہرِ خلوص ہے ۵۶
۳۷ اوراد میں ہے سب سے سوا اسمِ پیمبر ﷺ
امداد رساں سب کا رہا اسمِ پیمبر ﷺ ۵۷
۳۸ دنیا میں کرتے ہیں کیا کیا کچھ برائے زندگی
ورد جو ذکرِ پیمبر ﷺ سے بنے وائے زندگی ۵۸
۳۹ بات بگڑا جس شخص کا ایمان تمنا
خود آقا و مولا ﷺ ہوئے پُرساں تمنا ۵۹،۶۰
۴۰ موجود دہر میں ہے اذاں جابجا
ہو رہا ہے نبی ﷺ کا بیاں جابجا ۶۱
۴۱ کرتے رہیں گے مدحتِ سرکارِ کائنات ﷺ
ہم نے یہ سیکھا درس کلامِ مجید سے ۶۲
۴۲ مذاقِ سرور ﷺ کے جو ہوں لفظ بیاں میں
ہو کیوں نہ حلاوت کا اثر تیرے زباں میں ۶۳،۶۴
۴۳ تذکارِ پیمبر ﷺ کی ہے تنویر زباں میں
پایا گیا یہ نسخۂ اکسیر زباں میں ۶۵،۶۶

۴۴ کرے جو بندہ وہ شاہِ بحر و بر ﷺ کا طواف
نہیں ہے جائز اُس بندے کو مال و زر کا طواف ۶۷

۴۵ کیا شرف ہم میں وجہ الفت تک
مقامِ نبی ﷺ میں ہی نہ تو زوال تک ۶۸

۴۶ تو نفس سے وہ مرید ہوا ہر نفس
وہ رفیق حضور ﷺ سے مرشد ہر نفس ۶۹، ۷۰

۴۷ نبی ﷺ کے در سے اپنے کو شناسا کرایا جس نے
اسے جنت ملی ان ﷺ کو وسیلہ کر لیا جس نے ۷۱

۴۸ جہاں جتنے ہیں سب نے ان کی رحمت لا تُعد پائی
نہایت اس کی دیکھی ہے نہ اس کی کوئی حد پائی ۷۲

۴۹ نبیٔ پاک ﷺ نے ہدایت کا جس کو مرتبہ بخشا
جناں ہے جس کی منزل اس کو ایسا راستہ بخشا ۷۳

۵۰ خدا کے ذکر سے محبوبِ حق ﷺ کا تذکرہ نکلا
ہر اک حامد خدا کا آپ ﷺ کا مدحت سرا نکلا ۷۴

۵۱ نگاہِ بینا رہیں سرور ﷺ نے جہاں کی صورتیں ساری
اُجاگر ہو گئیں نورِ نبی ﷺ سے ظلمتیں ساری ۷۵، ۷۶

۵۲ ہیں اپنے صاحبِ ایمان ایسے کام ضرور
مگر خلاف ہیں سنّت کے اچھے کام ضرور ۷۷

۵۳ رہتا ہے اُس وقت جہاں میرا تصوّر
طیبہ پہنچا ہے جہاں میرا تصوّر ۷۸

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کسی کا قلب جو ہے القلب خیر البشر (ﷺ) والا
اُسے پہچان پائے گا کہ جو ہو گا نظر والا

جو ممکن ہو تو لینا راستہ طیبہ نگر والا
کبھی لینا نہ رستہ تم ضرر والا خطر والا

خدا کی حمد میں اور مدحتِ سرکارِ والا (ﷺ) میں
جو نکلا لفظ ہونٹوں سے ہُوا ہے وہ اثر والا

۷ بہت آئے نبی یوں تو مرے سرکار (ﷺ) سے پہلے
کوئی تھا رحمتِ خورشید یا شق القمر والا؟

۱ ہے رستہ جنت الفردوس تک پہنچانے والا تو
رسولِ محترم (ﷺ) سے اُنس و اُلفت کی ڈگر والا

جسے چاہیں بلا لیتے ہیں اپنے شہر میں سرور (ﷺ)
وہ ہو بے بال و پر کوئی یا کوئی بال و پر والا

۱ عنایت کا ہدف بے زر کو جب آقا (ﷺ) نے ٹھہرایا
اثر یہ ہے کہ بے وقعت ہُوا ہے مال و زر والا

جو یادِ سرورِ عالم (ﷺ) نے میری دستگیری کی
صدف کی طرح سے دیدہ ہُوا میرا گہر والا

درختوں میں بھی تو محسوس پایا بانجھ پن اکثر
مگر مدّاحِ نبیؐ کا نخل ہوتا ہے ثمر والا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مبتدی اہلِ قلم یا منتہی اہلِ قلم
نعت کہتے ہی نظر آئیں سبھی اہلِ قلم

نوکِ خامہ پہ رکھیں جو راستی اہلِ قلم
ثبت کاغذ پہ کریں مدحِ نبی (ﷺ) اہلِ قلم

نعت لکھیں رکھ کے آنکھوں میں نمی اہلِ قلم
آقا (ﷺ) سے ثابت کریں وابستگی اہلِ قلم

سیرتِ محبوبِ خلاقِ جہاں (ﷺ) کے ذکر سے
حرف و صوت و لفظ کی لیں تازگی اہلِ قلم

دنیا کو پیغام دیں محبتِ رسول اللہ (ﷺ) کا
نثر لکھیں یا ہوں وقفِ شاعری اہلِ قلم

طاعتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کی اہمیت بتائیں
یوں بکھیریں دہر بھر میں آگہی اہلِ قلم

سادہ لفظوں میں زبانِ قلب سے نعتیں لکھیں
مست تغزل سے کریں شیشہ گری اہلِ قلم

حاضری ان کی نبی (ﷺ) کے شہر میں ہے لازمی
ہیں جو اہلِ درد وہ ہیں واقعی اہلِ قلم

ہے دعا محمودؔ کی کرتے رہیں محشر تلک
مدحتِ آقا (ﷺ) بہ حسنِ عاجزی اہلِ قلم

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رفعت دیکھ کر اُن کا سر ہوا ہے خم جیسے
ہو نکلنے والا ہی کوئی دم میں دم جیسے

ظاہر اُس سے ہوتا ہے مرتبہ پیمبر (ﷺ) کا
رب نے جانِ سرور (ﷺ) کی کھائی ہے قسم جیسے

اتباع میں اُن کی ہم کو بھی یہ کرنا تھا
کام آئے لوگوں کے سرورِ امم (ﷺ) جیسے

اس سے ہو گئی واضح مصطفیٰ (ﷺ) کی خوشنودی
جنبشِ فکر دوڑا تھا اُٹھا تھا قلم جیسے

ہم درودِ آقا (ﷺ) کی بات کرتے رہتے ہیں
لے لیا ہو ہاتھوں میں ہم نے یہ علَم جیسے

اس سے تو یہ ظاہر ہے بخشوائیں گے ہم کو
سب خطا شعاروں پر اُن (ﷺ) کے ہیں کرم جیسے

وہ مقام پایا کب دنیا میں کسی نے بھی
تھے مرے پیمبر (ﷺ) کے ساتھی محترم جیسے

جس طرف بھی دیکھو گے ہے بہشت کا منظر
ذرّہ ہائے طیبہ ہیں سارے ہی ارم جیسے

یہ تو **مدحِ احمدؐ** نے ہم کو عزتیں دے دیں
کس شمار میں ہوتے بندے ورنہ ہم جیسے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دیارِ آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نارسائیاں نہ رہیں
خدا کا شکر کہ طیبہ سے دُوریاں نہ رہیں

جو دیکھا اپنی نگاہوں سے خالقِ کل کو
حقیقتیں کوئی سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نہاں نہ رہیں

جو دل میں جذبۂ عشقِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جوان ہوا
وہ جو تھیں خواہشیں دنیا کی وہ جواں نہ رہیں

ہوئی مدینے میں احرام شوق کا باندھا
اُڑا دیں کی مری جتنی تھیں دھجیاں نہ رہیں

مجھے [illegible] قریب ہے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)
کس طرح کی بھی تن میں تنہائیاں نہ رہیں

[illegible] (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر تھا خوشنودیٔ نبیؐ کے لیے
تو اس کے [illegible] کچھ جدائیاں نہ رہیں

صبا جو رحمتِ سرکار ہر جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) جو چلی
تو کفر و ظلم و ضلالت کی آندھیاں نہ رہیں

جھکایا سر کو جو تو نے ریاضِ جنت میں
جگہ جگہ پہ تری جبہ سائیاں نہ رہیں

نظر سے چوما جو محمودؔ گنبدِ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم)
ملیں بلندیاں ایسی کہ پستیاں نہ رہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو تھی قلب میں خواہش نعت گوئی
ہوئی بارور کاوشِ نعت گوئی

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی توجہ کو پانے کی خاطر
مددگار ہے دانش نعت گوئی

تو صحابہؓ کے دم سے یقیناً
جواں تر ہوئی بخشش نعت گوئی

صباح و مسا پاتا ہے نعت گستر
بہرحال گنجائش نعت گوئی

ملے گی مجھے حشر میں کامیابی
ہوئی جب وہاں پرسشِ نعت گوئی

وہ آمادہ پائے گا احقر کو ہر دم
کرے کوئی فرمائش نعت گوئی

نہیں اُن (صلی اللہ علیہ وسلم) سے "تُو اور تُم" سے مخاطب
اسی سے ہے زیبائش نعت گوئی

تسلی مری ہو نہ پائی ہے اب تک
میں کرتا تو ہوں کوشش نعت گوئی

درودِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محمودؔ مجھ کو
میسر ہے آسائش نعت گوئی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر دیے پورے ترے ارماں تمام
یاد کر سرکار (ﷺ) کے احساں تمام

نام آقا (ﷺ) کا جو محشر میں لیا
ہو گئے حرفِ غلط عصیاں تمام

شان دی خالق نے جو محبوب (ﷺ) کو
لفظ ہوں اس شان کے شایاں تمام

حرفِ تسکیں "طالع لی" جب پڑھا
معصیت پیشہ ہوئے شاداں تمام

سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کے دوستو!
واجب الاذعان ہیں فرماں تمام

واردِ طیبہ جو زائر ہو گئے
ہیں درِ سرکار (ﷺ) کے مہماں تمام

فیض سے تربیتِ سرکار (ﷺ) کے
سر کیے اصحابؓ نے میداں تمام

تجھ پہ ہے محمودؔ یہ رب کا کرم
مدحتِ آقا (ﷺ) میں ہیں دیواں تمام

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کے کہنے سے جو کی رب کی حقیقت تسلیم
ہم کو سرکار (ﷺ) کا ہے فخرِ بصارت تسلیم

جو کرے سرورِ عالم (ﷺ) کی صیانت تسلیم
دہر کو اس کا ہُوا حُسنِ سیادت تسلیم

روزِ میثاق نبیوںؑ نے خدا کے آگے
کی تھی سرکارِ دو عالم (ﷺ) کی فضیلت تسلیم

پڑھ کے قرآنِ مقدس میں "رفعنا" ہم کو
کیوں نہ سرکار (ﷺ) کے ہو ذکر کی رفعت تسلیم

حضرت آدمؑ سے مسیحائے زماں تک سب نے
کی تھی اقصیٰ میں محمد (ﷺ) کی قیادت تسلیم

دیں کی دعوت میں عزیمت جو نبی (ﷺ) کی دیکھی
کفر و ظلمت کو تو کرنی تھی ہزیمت تسلیم

جاں جو ناموسِ پیمبر (ﷺ) پہ لٹائی اس نے
کی گئی حضرتِ عامرؓ کی حمیت تسلیم

رہِ معراج کو پانے کی جو دل میں آئی
رب کی خلوت میں ہوئی آپ (ﷺ) کی جلوت تسلیم

ربّ و محبوب (ﷺ) میں اُلفت کو سمجھنے کے لیے
کرنا قوسین میں "اَو اَدنیٰ" کی قربت تسلیم

استغاثہ بھی محبت بھی ہے حیرت بھی ہے
نعتِ سرکار (ﷺ) کی کرتا ہوں میں وسعت تسلیم

رب کے ہونے میں کسی شبہے کی گنجائش کیا
اس حوالے سے ہے سرور (ﷺ) کی شہادت تسلیم

رتبہ اصحابؓ کا اُمت میں بڑا ہے سب سے
میرے سرکار (ﷺ) کی ہے عظمتِ صحبت تسلیم

حق کے اسلوب سے کوئی لفظ جو کمتر دیکھے
کر نہیں سکتی مسلمان کی غیرت تسلیم

رب سے تفویض جو محمودِ پیمبر (ﷺ) کو ہوئی
اہلِ ایماں کو ہے وہ رحمت و رافت تسلیم

☆☆☆☆☆

یہ کرم ہے حضور والا (ﷺ) کا
حق و باطل میں پہلے کب تھی تمیز

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیدِ قبّہ کو مری روحِ نظر ہے بے تاب
اُن کی چوکھٹ سے چپکنے کو یہ سر ہے بے تاب

جن دعاؤں کا ہراول ہے درودِ سرور (ﷺ)
ان دعاؤں کے لیے آپ اثر ہے بے تاب

بند ہیں اس کے لیے اور تو موضوع تمام
نعت و مدحت کے لیے میرا ہنر ہے بے تاب

ایک بار اور ضرورت میں دلآویزی کی
لمسِ نعلینِ پیمبر (ﷺ) کو قمر ہے بے تاب

رب نے انساں کے لیے اس میں کشش رکھی ہے
طیبہ جانے کو تو ہر ایک بشر ہے بے تاب

کہیں جھکتا ہی نہیں اور کہیں پہ سر کو
سوئے قدمین یہ جھکنے کو مگر ہے بے تاب

ابرِ الطافِ کریمانہ اُمڈنے کو ہے
ذکرِ آقا (ﷺ) کے لیے دیدۂ تر ہے بے تاب

ذکرِ سرکار (ﷺ) میں محوِ تری آنکھوں سے
باہر آنے کو عقیدت کا گُہر ہے بے تاب

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر کے نعتوں کے ثمر کو حاصل
ہوئی تکریم بشر کو حاصل

اسمِ آقا (ﷺ) ہو دعا سے پہلے
کرنا چاہو جو اثر کو حاصل

طیبہ جانے کو نگاہیں دھو دو
کر لو، سامانِ سفر کو حاصل

سجدہ خالق کو دو سرور (ﷺ) پہ
کر کے عزت ہوئی سر کو حاصل

مَس تلووں کا حبیبِ رب (ﷺ) کے
تھا مقدّر سے قمر کو حاصل

پانی طیبہ سے جو [illegible] کو ہے
حیثیت کب ہے گُہر کو حاصل

ایسی تابانی جہاں میں کب ہے
جو ہے طیبہ کی سحر کو حاصل

پیار جتنا مجھے طیبہ سے ہے
تنی چاہت نہیں گھر کو حاصل

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیتے ہوئے انوار کا ساغر سرِ طیبہ
میں "صلِّ علیٰ" پڑھتا ہوں اکثر سرِ طیبہ

دیکھا ہے منوّر شہِ خاور سرِ طیبہ
کچھ زرد سا پایا مہِ انور سرِ طیبہ

اے زہرۂ خوش بخت! ذرا تو سمجھ لے
ہیں جلوہ نما نبیوں کے سرور (ﷺ) سرِ طیبہ

یہ تو کہیں [illegible] کہاں ہے
کیوں [illegible] نہ بہتر سرِ طیبہ

جن جذبوں میں ہے حبِّ خدا، حبِّ پیمبر ﷺ
پہنچو انہی جذبات کو لے کر سرِ طیبہ

کیوں کسب [illegible] سے نہ کرتی رہے [illegible]
ہیں مظہرِ تاباں وہاں سرِ طیبہ

پاتے ہیں وہ خیراتِ کرم صدقۂ حسنینؓ
دریوزہ گری کے جو ہیں خوگر سرِ طیبہ

ہر بار رشید اپنے گناہوں پہ تھا نادم
تھے اشک سرِ واپسی [illegible] سرِ طیبہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

س نے بھی جام الفت سرکار (ﷺ) پی لیا
کردار کا جو چاک تھا وہ اُس نے سی لیا
بہ عطائے رب نے اسے آ بلایا وہیں
بندے نے نام پاک نبی (ﷺ) جس گھڑی لیا
ار ہے نبی (ﷺ) کی توجہ سر شعور
نیا نے زوں میں جیسے ہما ہم نے جی لیا
کرتا تھا جو "محمود" کے احکام پہ عمل
بندے نے رستہ طیبہ اقدس کا آ لیا
در نبی (ﷺ) میں پہنچیں جو میری کبھی رہیں
ں میں نے بھی شربت زندہ دلی پیا
منکر نکیر سے یہ میرا تھا مکالمہ
اصغر نے ہر سوال پہ نام نبی (ﷺ) لیا
زنان ذات خالق عالم ہوا وہیں
نبی (ﷺ) گئے کہ وہ آ گئی لیا
نعتیں لکھیں کہ آئیں نگاہ حضور (ﷺ) میں
محمود میں نے پیرہن بھی کاغذی لیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو ہر معاملے میں نبی (ﷺ) پہ یقین کر
رکھیں گے اونچا کل کو ترا سر یقین کر
اعلامیہ ہے سورۂ کوثر یقین کر
ان کے معاندین ہیں "ابتر" یقین کر
محمودا حشر کو شفاعت سرور [illegible] یقین کر
پہنچیں گے تجھے [illegible] کوثر یقین کر
ثابت تو اپنے آپ کو کر اُن کا امتی
شفاعت عطا کریں گے پیمبر (ﷺ) یقین کر
آقا حضور (ﷺ) شافع محشر ہیں بے گماں
دوزخ کا عاصیوں کو نہیں ڈر یقین کر
جاذب نظر متوجہ اُس سے بھی بڑھ کے ہے
جلوہ حسیں ہے قبہ کا منظر یقین کر
جن کی نظر میں روئے حبیب خدا (ﷺ) رہا
سب برتروں سے ہیں وہی برتر یقین کر

اسرا میں اِن پہ آئے تھے سرکار (ﷺ) کے قدم
تاباں اسی سے ہیں مہ و اختر یقین کر

قرآن میں ثنائے نبی (ﷺ) دیکھ کر مجھے
اسباقِ انس ہو گئے ازبر یقین کر

میں نے رسولِ پاک (ﷺ) کے روضے کے سامنے
دیکھا ہے با ادب شہِ خاور یقین کر

جب سے ملا ہے خالقِ کُل سے شعورِ شعر
اس دن سے ہوں میں نعت کا خوگر یقین کر

بیتِ خدا سے کم نہیں بیتِ رسولِ رب (ﷺ)
حرمت میں یہ ہے اس کے برابر یقین کر

تیری عقیدتوں کا ملے گا صلہ تجھے
سرکار (ﷺ) ہیں کریم سخنور یقین کر

محمودؔ کیا عوارض و امراض سے خطر
تجھ کو بھی دیں گے مصطفیٰ (ﷺ) چادر یقین کر

☆☆☆☆☆

پایا میں نے کہ ہر اک رُوح خوش طیبہ میں ہے
ناز میں اٹکھیلیاں کرتے کبوتر دیکھ کر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

داو سرکار (ﷺ) لو باندھ کر قاعدہ
تم مدینے چلو باندھ کر قاعدہ

حکمِ سرکارِ والا (ﷺ) کی تعمیل میں
صرف رب سے ڈرو باندھ کر قاعدہ

لازمی طاعتِ مصطفیٰ (ﷺ) رب نے کی
اس کی خاطر اُٹھو باندھ کر قاعدہ

اپنے دامن کو تُو یادِ سرکار (ﷺ) میں
آنسوؤں سے بھگو باندھ کر قاعدہ

جو ہیں اقوالِ سرکار (ﷺ) کے اُن کو تُو
ذہن و دل میں سمو باندھ کر قاعدہ

پہلے سونے سے کر وِردِ "صلِّ علیٰ"
جب بھی سونا ہو سو باندھ کر قاعدہ

گھر کرے گی نبی (ﷺ) کی محبت یہاں
اپنے اندر کو دھو باندھ کر قاعدہ

تم کو تلقینِ محمودؔ خالق کی ہے
نعت کہتے رہو باندھ کر قاعدہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نورانی چہرے کتابِ الٰہی
جو سرکار (ﷺ) لائے کتابِ الٰہی

ہے ارشادِ آقا (ﷺ) کتابِ ہدایت
نہیں ہے سوائے کتابِ الٰہی

نبی چاہتے ہیں کہ اس پہ عمل ہو
ہے جنت جزائے کتابِ الٰہی

ہے یہ حکم سرکارِ والا (ﷺ) کہ بندہ
پڑھے اور پڑھائے کتابِ الٰہی

مقامِ نبی (ﷺ) کی ہے تعیین اس میں
ہے یہ بھی عطائے کتابِ الٰہی

نبی (ﷺ) نے جہاں بھر کو پہنچا دیا ہے
پیامِ وفائے کتابِ الٰہی

خدا اس کا حافظ پیمبر (ﷺ) ہیں شارح
یہی ہے بقائے کتابِ الٰہی

ہو ہر کام اپنا رضائے نبی (ﷺ) میں
یہی ہے رضائے کتابِ الٰہی

ہے محمود فرمانِ حق تو آقا (ﷺ)
یہی ہے ندائے کتابِ الٰہی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا (ﷺ) کی ہے سیرت کا بیاں اس طرح آساں
کردارِ پیمبر (ﷺ) تھا کہ اک بولتا قرآں

سرکار (ﷺ) نے فرمائے ہیں اُمت پہ جو احساں
کرتے ہیں انہیں یاد تو ہم ہوتے ہیں نازاں

پہنچے جو سرِ عرشِ خدا سرورِ ذی شاں (ﷺ)
تھا میزباں اللہ تو آقا (ﷺ) ہوئے مہماں

طیبہ میں نظر آتا ہے جو چشمۂ فیضاں
اُس کے کہیں پاسنگ بھی ہے چشمۂ حیواں؟

محمود کسی اور سفر سے تو ہے نالاں
ہر سال پہنچتا ہے مدینے یہ تن آساں

شاہد بھی ہیں رحمت بھی جہانوں کے لیے ہیں
سرکار (ﷺ) ہیں یوں جملہ عوالم کے نگہباں

آقا (ﷺ) کی ولا دل میں درود اپنے لبوں پہ
ہے میرے سب اسفارِ مدینہ کا یہ ساماں

دیں ہمیں سب ننگ و نشاں اس لیے کبھی
مجبورِ عقیدت جو پہنچا ہو گئے عریاں

کیوں میری مددگار نہ ہوں گی مری نعتیں
جب دفترِ اعمال کھلے گا سرِ میزاں

جو دل میں نہیں رکھتا پیمبر (ﷺ) کی محبت
اُس شخص کا دل سمجھو کہ ہے خانۂ ویراں

محسوس ہو تب ہو کہ [illegible] چیز [illegible] ہیں
جا پہنچیں جو کبھی طیبہ میں یہ آسودہ [illegible]

جو دید نبی [illegible] کے لیے دل میں نہ پہنچے
نکلیں گے سرِ راہ جو سارے وہ ارماں

محراب تہجد ہو کہ ہو دکّۂ الاغوث
کر سجدے وہاں کرنے کو پیشانی درخشاں

دنیا کے تدبیروں کی رسائی کہاں اس تک
ہوتا ہو جہاں یادِ پیمبر (ﷺ) سے مجھے شاں

آخر کو وہی حبیبِ رب ہو کے رہے گا
جو تابعِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) ہے خنداں

آقا (ﷺ) کی عنایت نے رہِ راست پہ رکھا
کرتا تو نظر آیا ہمیں اپنی کی شیطاں

محمودؔ یہ ہے کام مجھے باعثِ عزت
مداحیِ سرکار (ﷺ) ہے اشعار کا عنواں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اب شہرِ ضیا بار ہے اور دیدۂ حیراں
وہ قبّہ وہ مینار ہے اور دیدۂ حیراں

دروازۂ سرکار (ﷺ) ہے اور دیدۂ حیراں
"اک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں"

مقصورہ کی دیوار ہے اور دیدۂ حیراں
آئینۂ اسرار ہے اور دیدۂ حیراں

جو خُود ہے وہی اُس نے پیمبر (ﷺ) کو کہا ہے
اللہ کا یہ پیار ہے اور دیدۂ حیراں

وہ خُلق بیاں جس کا ہُوا سُورہ "قلم" میں
سرکارؐ کا کردار ہے اور دیدۂ حیراں

رحمت ہیں رؤف اور رحیم اپنے نبی (ﷺ) ہیں
الطاف کی بوچھار ہے اور دیدۂ حیراں

"ما ینطق" کہتا ہے یہ فرمانِ خدا ہے
سرکار (ﷺ) کی گفتار ہے اور دیدۂ حیراں

جبریل نے جاتے ہوئے دیکھا ہے نبی (ﷺ)

اک تیزیٔ رفتار ہے اور دیدۂ حی

تھی فقط آقا (ﷺ) کے چاروں خلفا پہ

کاوشِ سرکار (ﷺ) ہے اور دیدۂ حیراں

یہ لطفِ پیمبر (ﷺ) ہے کہ اک سال میں دو

حرمین کا دیدار ہے اور دیدۂ حی

آنکھیں ہیں کہ وہ دیکھتی ہیں جبلِ اُحد کو

اک جلتی ... ہے اور دیدۂ حیراں

جو دیکھے تجلی ہے شہِ ... سرور ...

وہ چشم گہر بار ہے اور دیدۂ حی

جب ولی ... وقت پڑے دیکھنا ... کا

... مددگار ہے اور دیدۂ حیراں

جس گھر میں درود ... و سلام ... پہ پڑھا جا

روشن وہی گھر بار ہے اور دیدۂ حی

... سبھی "تقریب" سے قائم نے بچائے

یہ گفتگو کا معیار ہے اور دیدۂ حیراں

میں جالیوں کی سمت نظر کیسے اٹھاؤں

اک مرحلہ دشوار ہے اور دیدۂ حیراں

... مضامین تو قرآں میں رقم ہیں

... شعار ہے اور دیدۂ حیراں

سرکار (ﷺ) کے ارشاد سے جو بھائی ہیں اُن کی

آپس ہی میں پیکار ہے اور دیدۂ حیراں

رحمت (ﷺ) کا بیاں، قتلِ مسلماں

... یہ دستار ہے اور دیدۂ حیراں

محمودؔ کہے مدحتِ سرکار (ﷺ) میں کیا کچھ

افکار کی یلغار ہے اور دیدۂ حیراں

☆☆☆☆☆

نیکی طاعتِ خلاقِ جہاں ٹھہری ہے

لازم ہے پیمبر (ﷺ) کی اطاعت ہم کو

معرفتِ عظمتِ آقا (ﷺ) کی جو حاصل ہو گی

کیوں نہ ہو جائے گا عرفانِ حقیقت ہم کو

جب کوئی بات بھی غفار سے منوانی ہو

کام آتی ہے پیمبر (ﷺ) کی وساطت ہم کو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو عظمتِ سرکار (ﷺ) کے بارے میں جو سوچے
بن جائے ترا شیشۂ دل شیشۂ حیراں

جب گنبدِ خضرا پہ نظر پہلی پڑی تھی
تھا میرے لیے ایک عجب لمحہ حیراں

جو میرے دواوین کے ہر شعر سے جھانکا
تھا نعت سرائی کا وہ اک بحرِ حیراں

پایا کہ مجھے مہمانِ نبی (ﷺ) قصرِ دنی میں
ہے جذبۂ الفت بھی مرا جذبۂ حیراں

آقا (ﷺ) کی ثنا کوئی جو قرآن میں پڑھ لے
بندہ نظر آئے گا وہ بندۂ حیراں

جو دل میں عقیدت کی چمک لے کے نہ آیا
واپس ہوا طیبہ سے لیے چہرۂ حیراں

جبریل نے دیکھا کہ چلے سدرہ سے آقا (ﷺ)
"اک عالمِ انوار تھا اور دیدۂ حیراں"

محمودؔ کی ہے نعت نگاری کا یہ عالم
محبوبِ خدا (ﷺ)، ان کی ثنا، خامۂ حیراں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکارِ دو عالم (ﷺ) کا ہے یہ رتبۂ ذیشاں
ہے مالک و مختار جہاں بندۂ رحماں

توہینِ پیمبر (ﷺ) کا جو ہے فتنۂ دوراں
دل جس سے مسلمانوں کے ہیں لحظۂ رقصاں

آقا (ﷺ) نے غلامی کو کیا ختم جہاں سے
مسنونِ پیمبر (ﷺ) کا ہو طبقۂ نسواں

کرتا ہے جہاں جس سے ہمہ وقت تمتع
جاری کیا سرکار (ﷺ) نے وہ چشمۂ فیضاں

کیا پوچھتے ہو اُن کی احادیث کا عالم
ہر لفظ سے آقا (ﷺ) کے تھا پردۂ عرفاں

تابانیِ تقدیر کے ہمراہ عزیزو
ہر ذرۂ طیبہ ہے بنے چہرۂ رخشاں

شاہا (ﷺ) عطا ہم کو ہوں عزت کے طالب
... ہوئے عصیاں کا ہیں ہم جامۂ عریاں

جس گھر سے نہیں اٹھی صدا مدحِ نبی کی
گھر ہیں جو ہو سمجھو کہ ہے خانہ ویراں

سُن لے گا ہر اک نعتِ سرکار دو عالم (ﷺ)
میزاں پہ رسا ہوتے ہی آوازۂ رضواں

سرکار (ﷺ) بشر ہم سے ہیں ہم اُن سے بشر ہیں
یہ سوچ تو ہے باعثِ صد خطرۂ ایماں

سرکار (ﷺ) کے دربار سے تا عرشِ الٰہی
"اک عالم انوار ہے و دیدۂ حیراں"

محمودؔ کرم کم تو نہیں مجھ پہ بھی (ﷺ) کا
ہے نعت سے معمور ہر اک صفحۂ دیواں

(مصرعہ دو [illegible] میں)

☆☆☆☆☆

کیا دکھاتی رہی سرور (ﷺ) کو مناظر معراج
خلوتِ خاص خداوند کی تنجیر معراج

اوج یہ اُن کے پیمبر (ﷺ) کے مقدر میں تھا
رب سے تقریب ملاقات تھی آخر معراج

حکمِ آقا (ﷺ) پہ یہ جھکتا رہے رب کے آگے
بے گماں پائے گا محمود سا شاعر معراج

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر [illegible] ہیں مختار حسنِ مقدر
کھلے ہم پہ اسرار حسنِ مقدر

وہی سنت معیار حسنِ مقدر
قلم تھا کہ مشتاق حسنِ مقدر

جو قسمت کی [illegible] بقدر پایا
پڑھیں ہم نے اخبار حسنِ مقدر

ملے جو شفیع مدینے [illegible] کے
کھلا پایا گلزار حسنِ مقدر

جو آقا (ﷺ) کی سیرت سے ہے مومنوں کو
وہ ہے پیمانہ معیار حسنِ مقدر

صبح و مسا ورد صلِ علیٰ سے
ہوئے بندے سرشار حسنِ مقدر

جو آقا (ﷺ) کے مسکن کو دیکھو تو پاؤ
سب انوار ضو بار حسنِ مقدر

زیارت سے شہرِ حبیبِ خدا (ﷺ) کی
کرے گا تو اقرارِ حسنِ مقدر

دکھائی دیے ہر قدم زائروں کو
مدینے میں آثارِ حسنِ مقدر

جو قدمینِ سرور (ﷺ) میں سر کو جھکایا
تھی سر پہ دستارِ حسنِ مقدر

ذرا دیکھو مقصورۂ مصطفیٰ (ﷺ) کو
یہی تو ہے دیدارِ حسنِ مقدر

پیا بیرِ عثمانؓ و روحا کا پانی
جو ہے بحرِ ذخّارِ حسنِ مقدر

جو یہ اک ثنا گسترِ مصطفیٰ (ﷺ) ہے
ہے محمودِ حق دارِ حسنِ مقدر

☆☆☆☆☆

ڈالتا ہے اُس پہ اپنی چشمِ اُلطاف و کرم
اتنا ہے خالق کو طیبہ کا تمنائی پسند

عقل نے سمجھائی یوں عظمت رسولؐ اللہ (ﷺ) کی
آخرش ہونا پڑا ہم کو بھی دانائی پسند

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاباں ہے قلم اور قلمداں کا مقدر
جاگ اُٹھا ہے آقا (ﷺ) کے ثنا خواں کا مقدر

وہ نورِ نبوت میں چمکے نورِ الٰہی
روشن ہو گر طالبِ عرفاں کا مقدر

کردار ہو اَحکامِ پیمبر (ﷺ) کے مطابق
وابستہ عمل سے ہے مسلماں کا مقدر

میں صُور کی آواز پہ طیبہ سے اُٹھوں گا
جاگے گا بایں طور مری جاں کا مقدر

دل کی ہے مسرت کا سبب وصلِ مدینہ
تھا رنج و الم تو شبِ ہجراں کا مقدر

محرابِ تہجد پہ جسے خم ہوتا آیا
ہے اوج پہ اُس جبہۂ رخشاں کا مقدر

وہ پشت کیے رکھتا ہے سرکار (ﷺ) کی جانب
لگتا نہیں اچھا مجھے دربان کا مقدر

پوری ہوئی طیبہ میں رسائی کی تمنا
کیا خوب رہا ہے مرے ارماں کا مقدر

آنکھوں نے وضو دیکھ کے گنبد کو کیا ہے
یوں چمکا مرے دیدۂ گریاں کا مقدر

سرکار (ﷺ) کے فرمودوں پہ عمل کر کے تو دیکھو
تاباں ہے بہت تابعِ فرماں کا مقدر

جو اسمِ نبی (ﷺ) سے ہی کھلتے ہیں چمن میں
رخشاں ہے گل و لالہ و ریحاں کا مقدر

قدموں میں رکھی ماں کے بہشت آپ ہی (ﷺ) نے
اونچا کیا یوں طبقۂ نسواں کا مقدر

قصویٰ پہ سواری جو کبھی (ﷺ) کرتے رہے تھے
چمکا دیا اس طرح سے حیواں کا مقدر

محمود جو میزاں پہ حساب آئے گا آگے
تم دیکھنا آقا (ﷺ) کے مدحیاں کا مقدر

☆☆☆☆☆

دیدہ زیب اور دل آویز ہے جیسا طیبہ
ایسا خطہ تو نہ ہے اور نہ کوئی ہو گا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کوئی بندہ طیبہ میں حاضر ہو
اس کی توقیر کا حکم صادر ہوا

عظمتِ مصطفیٰ (ﷺ) کا جو منکر ہو
ایسا بدبخت بے شبہ کافر ہو

یہ ہیں معراجِ سرکار (ﷺ) کی حقیقتیں
حق جو روپوش تھا پہلے ظاہر ہوا

موت سے پہلے جنت جسے مل گئی
وہ جو شہرِ پیمبر (ﷺ) کا زائر ہوا

تھے حبیب (ﷺ) اُس کے بھی واصفِ کبریا
رب بھی ہے پیمبر (ﷺ) کا ذاکر ہوا

انس و جن سب فرشتے سبھی مل گئے
ذکرِ محبوبِ رحمان (ﷺ) وافر ہوا

روح تصویرِ شہرِ پیمبر (ﷺ) ہوئی
میرا قلب منور مصور ہو

موسیٰ و عیسیٰ و ابراہیم و آدم تلک
ہر پیمبر ہی (ﷺ) کا مبشر ہوا

یہ تخلص دیا اس کو سرکار (ﷺ) نے
نعت و مدحت کا محمود شاعر ہوا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چاہے کوئی زندگی جاودانی
پیے شہرِ سرکار والا (ﷺ) کا پانی

کرم رب کا آقا (ﷺ) کی ہو مہربانی
تو ملتی ہے بڑھ کر قدم کامرانی

جو آقا (ﷺ) کی عظمت کے بارے میں سوچو
تخیل کو راس آئے گی لامکانی

کہ محبوب (ﷺ) کو جس نے دنیا میں بھیجا
یہی بے نشاں کی ہے واضح نشانی

کہیں طورِ سینا کہیں عرشِ اعظم
یہاں "اَرِنِیْ رَبِّیْ" وہاں "لَنْ تَرَانِیْ"

سہارا دیا التفاتِ نبی (ﷺ) نے
مرے کام آئی مری ناتوانی

ہوا قلب روشن ہوئی آنکھ بینا
ہے نعتِ پیمبر (ﷺ) کی یہ ضوفشانی

جو ہے عنایاتِ سرکار (ﷺ) پایا
انہی سے ہے دریائے حُسنِ معانی

ہوئی ختم محمود ہجرِ نبی (ﷺ) میں
غم و رنج و اندوہ کی ہر کہانی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ عرش پہنچے سیاحت کی خاطر
گئے آپ (ﷺ) اقصیٰ قیادت کی خاطر

تو سنئے نعت دل کی طہارت کی خاطر
تو محفل سجی کہ عبادت کی خاطر

نہ ہو صرف آقا (ﷺ) سے اُلفت کا دعویٰ
ضروری ہے کردار طاعت کی خاطر

مدینہ حبیبِ خدا کے جہاں (ﷺ) ہو
بصارت کی خاطر بصیرت کی خاطر

وسیلے سے ربِ جہاں نے نبی (ﷺ) کے
بنایا بشر کو نیابت کی خاطر

جو پوچھو ظہورِ پیمبر (ﷺ) کی غایت
وہ آئے بشر کی ہدایت کی خاطر

یہاں بیمار سب نے اُن سے عافیت ہے
میں آتا ہوں طیبہ سکینت کی خاطر

نہیں مطمح قلب دنیا کی دولت
میں ہوں نعت گستر عقیدت کی خاطر

بنے اہلِ ایماں رسولِ مکرم (ﷺ)
رشید آئے رحمت کی رفعت کی خاطر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسن کی جہاں بھر میں کہیں ولی بھی مثال
اُن (ﷺ) کی عطا مثال ہے دریا دلی مثال

موضوع لاکھوں شعر میں یوں تو بیاں ہوئے
لیکن کی نعت کی نہ کوئی شاعری مثال

بند اس پہ سلسلہ ہی نبوت کا ہو گیا
سرکار (ﷺ) کی پیمبری ہے آخری مثال

سیرت حضور سید و سرکار (ﷺ) کی ہے
ہے مومنوں کے واسطے جو زندگی مثال

حق ہے جسے کلام خدا نے بیاں کیا
خلق مصطفیٰ (ﷺ) کی نہیں ہے کوئی مثال

تا حشر ساتھ سرور کون و مکاں (ﷺ) کے ہیں
صدیقؓ اور عمرؓ کی ہے اک واضح مثال

عثمانؓ نے حفظ حرمت سرور (ﷺ) میں جان دی
لائے گا اس کی کیسے کوئی منتقی مثال

محمودؔ جس کو بُردۂ مدحت عطا ہوا
ہے خوش نصیب شاعری بوصیریؒ کی مثال

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہر کا بھی (ﷺ) کے شہر میں ہی پکاروں کا
یہی ہے حرف خون دل ہم ایسے اشکباروں کا

بڑی نسبت، خوش ہوں کہ تجھ سے تجھ پہ لطف کبریا ہوگا
اگر تیری زباں پر ذکر ہو آقا (ﷺ) کے پیاروں کا

ہدایت کا ستارہ ہے صحابی ایک اک لیکن
بڑا رتبہ ہے سب اصحاب پیغمبر (ﷺ) میں چاروں کا

وہاں کی خاک کے ذروں میں رنگ ہے پھولوں کی سی
مدینے کے حوالے سے کروں کیا ذکر خاروں کا

قریب گنبدِ اخضر جو اک مینار روشن ہے
"مؤذنیہ" بھی ہے تذکرہ جب ہو مناروں کا

قدوم سرور و سرکار ہر عالم (ﷺ) کا دھوون ہے
جو مہر و ماہ کا ہے نور جو ہے نور تاروں کا

ہوئے شافع روز جزا محبوب رحماں (ﷺ) کے
نہ کوئی ڈر ہو گا حشر میں عصیاں شعاروں کا

ہے یہ بھی رحمت و رفعت کا شان ﷺ کی ایک نظارہ
سر عرش بریں بھی خیال رکھا خاکساروں کا

ہمہ اوقات رہتے ہیں شاخ گستر چہرہ [illegible] کے
طریقہ ہے یہی گلزار طیبہ کے ہزاروں کا

یہ ہے سرکار ﷺ کی رحمت کا اک روشن تریں پہلو
لکھا جائے گا آپ در سے نکلی طاعت گزاروں کا

یہ ہے محمود مدح حضرت سرکار ہر عالم ﷺ
یہاں تشبیہوں کا کیا کام کیا کام استعاروں کا

☆☆☆☆☆

ذکرِ نبی ﷺ سے جس کی رہی گاڑھی دوستی
اس شخص سے ہے اپنی بڑی گاڑھی دوستی

یہ سب تو ہے یادِ رسولِ کریم ﷺ کا
رکھتی ہے آنکھ سے جو نمی گاڑھی دوستی

"صلِّ علی النبی ﷺ" تو نے پڑھتے پایا ہے
کی ہی نہیں ہے اس سے کبھی گاڑھی دوستی

قربِ نبی ﷺ میں مجھ کو رہائش ملی تھی جب
وارفتۂ بہشت سے تھی گاڑھی دوستی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[illegible] ہے نعتوں کی ظاہر توازن
[illegible] ہے یہ رکھے شاعر توازن

یہ ہے رحمتِ عالمیں ﷺ کا کرشمہ
جو رکھتے ہیں خمسہ عناصر توازن

جو قصرِ دنا کو تصور میں لائیں
تو باطن توازن ہو ظاہر توازن

سکینت ہے ذکرِ پیمبر ﷺ کے صدقے
پروں ہی سے رکھتے ہیں طائر توازن

جو تعلیمِ سرکار ﷺ سے روشنی لیں
تو رکھیں اجیر اور آجر توازن

وہ گھر کبریا کا یہ گھر مصطفیٰ ﷺ کا
یہ حرمین میں رکھے زائر توازن

جو ہو بات حمد اور نعتِ نبی ﷺ کی
ہے اپنے لیے حکمِ قادر توازن

نظامِ پیمبر ﷺ کا ہے یہ تخصص
ہو انصاف وافر ہو وافر توازن

حقیقت میں محمود رکھتے ہیں سارے
مدینے کے خوش رو مناظر توازن

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جیسے اُنس ہے سے ... بیکراں
ہے نعت تو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جہاں بیکراں
حکمراں ماں کے ہیں بہ حب ہر جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم)
جس نے پائی ہے جاگیر جاں بیکراں
... ...
مزرعِ دل پہ چھائی خزاں بیکراں
جاں وہ ... ناموسِ سرور ... میں تم
پاؤ گے زندگی جاوداں ہے گراں
خوشبوئیں چار جانب ہیں پھیلی ہوئی
مدحِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے گلستاں بیکراں
کی ہے سرتابی آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام سے
سامنے سب ہیں پستیاں ...
حقیقتاً ہم اُمتی میں یہ عملاً نہیں
سُود محدود ہے اور زیاں ہے گراں
جو کیا پیش مشہور بوصیری نے
اس قصیدے کی ہے داستاں بیکراں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضورِ پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رفعت ہے بیکراں
ہے اُن کی برکت درود تحیت ہے بیکراں
جیسے حبیبِ حق (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سخاوت ہے بیکراں
عصیاں شعاروں کی بھی ضرورت ہے بیکراں
سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) عیاں ہیں ان کا ہے خالق نگر نہاں
جلوت بھی بیکراں ہے جو خلوت ہے بیکراں
ظاہر میں گئے صدیوں کی ہیں حقیقتاً
للہ سے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قربت ہے بیکراں
رُخ اس کا ہے مدحِ رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو
یوں گلشنِ خلوص کی نکہت ہے بیکراں
بے حیثیت ہیں سامنے جس کے سبھی متاع
آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ حرفِ قناعت ہے بیکراں
...ے وہ جن کو محبتِ حبیبِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں
ان کے لیے تو قعرِ مذلت ہے بیکراں

مسجدِ نبیؐ سے منبرِ پاکِ حضور (ﷺ) تک
یوں تو ہے ایک گوشۂ جنت ، ہے بیکراں

وسعت ہے جس کی دنیا کے سب مومنین تک
محبوبِ رب (ﷺ) کی رافت ، رحمت ہے بیکراں

یوں تو رسل میں فرق نہیں ہے کوئی مگر
"تلک الرسل" میں ثبت فضیلت ہے بیکراں

جس نے جہان بھر کو لپیٹے میں لے لیا
خلق سے ابھری دانش و حکمت ہے بیکراں

محمود اس میں صاحبِ ربِّ جلیل ہے
ذکرِ نبی (ﷺ) کا کیفِ لطافت ہے بیکراں

☆☆☆☆☆

خدایا اپنے حبیبِ کریم (ﷺ) کے صدقے
نصیبِ کفر و تکلم ہو مات پہلی سی

نہیں جب اپنا عمل اتباعِ سرور (ﷺ) میں
بنے گی کس طرح اپنی وہ بات پہلی سی

قدومِ آقا (ﷺ) نظر خواب میں جب آئے تھے
ملے خدایا وہی ایک رات پہلی سی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکار (ﷺ) کا پیارا ہے انوکھا منظر
شکرِ رحمان کہ جس نے یہ دکھایا منظر

قبۂ پاک کا جب سے نظر آیا منظر
اور ہر ایک نظر آیا ہے دھندلا منظر

ایسے مقصورہ کا آنکھوں میں بسایا منظر
کھنچ گیا آنکھ کی پتلی پہ یہ پورا منظر

شہرِ سرکار نہیں جاو (ﷺ) کا پیارا منظر
ہے نگاہوں کی حلاوت کا مداوا منظر

سامنے چشمِ تصور کے ہے گنبد ان کا
یہ نظارہ ہے دل آویز دلآرا منظر

روشنی تارے کی پاؤ گے نثارِ قمر
جب دکھائے گا مقدر کا ستارہ منظر

بیٹھنے والے تو قدمین میں دیکھے اکثر
بیٹھنے والوں نے فردوس کا دیکھا منظر

خلد پولی ہے جو آقا (ﷺ) کے سرہانے والی
ہم تو دیکھیں گے جنّت کا نہ حاشا منظر

مہر بسر کے ملن سے نہیں نسبت اس کی
طورِ سینا پہ جو دیکھا کیے موسیٰ منظر

سدرہ سے آگے پہ جاتے تھے آقا [illegible] اُس کے
پیچھے جبریلؑ نے دیکھا نہ تھا ایسا منظر

آنکھ کی راہ سے آقا [illegible] کے در اقدس کا
اُفقِ آمنہ محمور پہ چمکا منظر

☆☆☆☆☆

ہو سامنے آنکھوں کے اگر آپ (ﷺ) کا روضہ
رکھتا ہے عجب کیف و اثر آپ (ﷺ) کا روضہ

جن کو نہیں راحتی ہے خبر پل بھی اُن کو
دیتا ہے جہاں بھر کی خبر آپ (ﷺ) کا روضہ

رعنائی میں تابانی میں ہر شہر سے بڑھ کر
دنیا کو بھی آتا ہے نظر آپ (ﷺ) کا روضہ

محمود بھی جنت کو دنیا کے نگر سے
سو آتا ہے ہر سال مگر آپ (ﷺ) کا روضہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تجھ کو دیکھ کر جو تھی شاداب تر نظر
گنبد پہ جا کے ہو گئی رقت اثر نظر

شہرِ نبی (ﷺ) کی سمت جو اٹھی رہگزر نظر
میری ہوئی ہے داغِ شرر و ضرر نظر

شہرِ حضور (ﷺ) پہنچو تو تنہا رہے دھیان
دل بھی وہیں رہے ہو تمہاری جدھر نظر

در اس کے واسطے بھی جنت کے کھل گئے
جس پہ پڑی حضور (ﷺ) کی اک مختصر نظر

حسنِ سکینت آنکھ نے دل کو عطا کیا
دیدِ دیار آقا (ﷺ) سے ہے بہرہ ور نظر

بیداریاں نصیب ہوں تقدیر کو تری
آئیں تجھے جو خواب میں خیر البشر (ﷺ) نظر

ہر اعتبار پیدا ہے اس نظرگاہ سے
منظر کو دیکھ کر ہوئی ہے معتبر نظر

تجھ کو نہیں ہے یاد کیا آقا (ﷺ) کی سرزمیں
مت مال غیر کی طرف محمود کر نظر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمت نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قصرِ لامکاں سے پوچھ
دعوت تھی اُن کی کس جگہ یہ [illegible] سے پوچھ

آقا ([illegible]
[illegible]

سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مقام خدائے جہاں سے پوچھ
اس میں بھلائی اُمتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کیا نہ تھی؟
تخلیق کیسے اس کی ہوئی ہے جناں سے پوچھ

کیسے کیا تھا آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے [illegible]
یہ قاری عظم الدینؒ کے قلبِ تپاں سے پوچھ

کیا دیکھتا ہے بر سرِ میزانِ حشر تو
[illegible] سے پوچھ

[illegible]
[illegible] سے پوچھ

[illegible] تھے
یہ کیفیت تھی فجر تھا یا [illegible] سے پوچھ

محمود [illegible]
تو پوچھ [illegible] سے پوچھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
مگر اس کام کی [illegible]

صداقت اور امانت زندگی میں تیری در آئیں
تو پھر ایمان بخشے ایک صادق کے اثر پہ ہو

[illegible] کی مسجد میں [illegible]
مکاں ہو سامنے لیکن نظر تیری [illegible] پہ ہو

درودِ پاک [illegible] پڑھ [illegible] تو اچھا ہے
مگر جینا اسی [illegible] کی [illegible] پہ ہو

تو [illegible] حشر جب جانے کی [illegible]
نہ کوئی داغ دامن پہ [illegible] ہو

[illegible] مقصد [illegible] ہے
[illegible] ایک [illegible] بھی تیری جبیں پہ ہو

اگر محمودؔ رحمت [illegible] کی دیکھنا چاہے
نظر ہو [illegible] تیری [illegible] پہ ہو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مقصود دیکھنے کو جو ذوقِ نظر دیا
حبِ نبی ﷺ سے سینے کو خالق نے بھر دیا

نخلِ مدیحِ سرورِ کل (ﷺ) نے ثمر دیا
رب نے محمود کو درِ خیر البشر (ﷺ) دیا

حبِ حضور (ﷺ) نے اُسے ایسا جگر دیا
عامرؔ نے وقفِ حرمتِ سرور (ﷺ) میں سر دیا

یہ سحابِ لطفِ پیمبر (ﷺ) کا فیض ہے
اللہ نے نگاہوں کو میری گہر دیا

کہتا ہوں یوں میں حمد کہ اللہ نے مجھے
مدحِ حضور (ﷺ) کرنے کی خاطر ہنر دیا

شکرِ خدا کہ پایا ہے نعتِ نبی ﷺ کا ذوق
یہ مغفرت کو رب سے رہِ مختصر دیا

خدمت حضور (ﷺ) نے جو ہمارے سپرد کی
فضلِ خدا سے ہم نے بھی وہ کام کر دیا

محمود ہم ہیں فضلِ خدا سے بڑے خوش
ہم کو وظیفہ رب نے یہ اک پُر ثمر دیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ذکرِ نبی ﷺ سے یوں ہوئی روشن مری حیات
لطفِ خدا سے مدحِ نبی (ﷺ) میں ہے بات بات

گلزارِ کائنات کی ہیں دلکشی سبھی
نخلِ مدیحِ سرورِ عالم (ﷺ) سے ڈال پات

جس میں تو "دو کماں" کی بھی دوری رہی نہ تھی
تھی لامکاں میں خلوتِ خالق کی ایک رات

آقا حضور ﷺ (اشرفِ مخلوق) کے لیے
پیدا کیے ہیں خالقِ عالم نے شش جہات

محبوبیت کا ان کی اک پہلو تو یہ بھی ہے
ذاتِ خدا نے بخش دیں ہیں انھیں صفات

مدحِ نبی (ﷺ) کو چاہیے اُسلوب کہیں
اس باب میں تو ساتھ نہ دے پائیں گے لغات

با وصفِ معصیت ہے کرم سے حضور (ﷺ) کے
مجھ کو یقیں کہ ہو گی بالآخر مری نجات

ہوتے ہیں ختم نعتِ رسولِ کریم (ﷺ) پر
میرے بیانِ شعر و سخن کے سبھی نکات

روزِ پرسشِ نشور کا ہم کو رہے گا کیا
حاصل رہا وہاں بھی جو آقا (ﷺ) کا التفات

اچھی گزارنے کے لیے اپنی زندگی
ہیں رہنما حضور (ﷺ) کی سیرت کے واقعات

سنجیدگیِ طبعِ قلم کار چاہیے
ممکن نہیں کہ نعت میں بھی ہوں مطائبات

حسانِ مصطفیٰ (ﷺ) کے رہیں یاد اس طرح
دل میں ہو یاد سب پہ ہمیشہ رہے صلوٰۃ

امت کو آقا (ﷺ) اس نے تم سے [illegible]
[illegible] لگے تو بیٹھی [illegible] سے [illegible]

[illegible] حضور [illegible] میں
[illegible] قدوم [illegible] حاصل رہے ثبات!

☆☆☆☆☆

سب کچھ پہ [illegible] عاشق [illegible] کا [illegible]
[illegible] پہنچے ہیں بی [illegible] جب بھی صدا دی

☆☆☆☆☆

حسنِ ادب عقیدت و الفت

"[illegible]" کی نصرت ہو کر ادا لغات
[illegible] آقا [illegible] کے نوکِ خامہ پہ آئیں واقعات

[illegible]
[illegible] میں پڑی ہوئی [illegible]

[illegible]
مصطفیٰ [illegible]

[illegible] سیرت اور [illegible]
حبِ حبیبِ مصطفیٰ [illegible] سے [illegible]

[illegible] بھی [illegible]
[illegible] صلوٰۃ

[illegible]
[illegible] کی ایک [illegible]

سیرت [illegible] کی [illegible]
[illegible] ثبات!

کثرت سے وِرد درودِ پاک ہم کرتے رہے
اک اسی تدبیر سے پایا نبی (ﷺ) کا التفات

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قریۂ خلوص و اُنس کا شہرِ خلوص ہے
بس ایک شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) شہرِ خلوص ہے

شہرِ خدا کا آشتی شہرِ خلوص ہے
اک شہرِ لُطف دوسرا شہرِ خلوص ہے

میرے سفر کا مُدّعا شہرِ خلوص ہے
پھر دل سفر کی انتہا شہرِ خلوص ہے

لطف و سُکون کی بِنا شہرِ خلوص ہے
قلبِ حزیں کا فیصلہ شہرِ خلوص ہے

تسلیم کر چکا ہے یہ اپنی کلکرب
شہرِ حبیبِ کبریا (ﷺ) شہرِ خلوص ہے

جس کے ہیں سقف و بام عنایات و لُطف کے
جس کا ہے باب اِتّقا شہرِ خلوص ہے

جاتی نہیں ہے راہ کوئی اور خُلد کو
باغِ جناں کی ابتدا شہرِ خلوص ہے

طیبہ کی حاضری جو ہے محمودؔ کی طلب
مجبور کی تو التجا شہرِ خلوص ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُردو میں ہے سب سے بھلا اسمِ پیمبر (ﷺ)
مدّاحِ رسالت سب کا رہا اسمِ پیمبر (ﷺ)

لے تو اب دل سے بھلا اسمِ پیمبر (ﷺ)
دیتا ہے عقیدت کا صلہ اسمِ پیمبر (ﷺ)

خُشنہ چُوم لیا اس کا ملائک نے فلک کے
جب بھی کسی بندے نے لیا اسمِ پیمبر (ﷺ)

پہلے تو یہ تھا نام کسی کا بھی "محمد (ﷺ)"
اسوہ جہاں سے تھا جدا اسمِ پیمبر (ﷺ)

کرتا ہے کلام آپ (ﷺ) سے لُقب کے بل پہ
دیکھو نہیں لیتا ہے خدا اسمِ پیمبر (ﷺ)

ہم "صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ" پڑھتے رہے ہیں
جب تو نے دیا میں نے سُنا اسمِ پیمبر (ﷺ)

یاد آئی قسم رب نے جو کھائی ہے قلم کی
خامے سے جو نکلی میں نے لکھا اسمِ پیمبر (ﷺ)

غافل نہ رہا اس سے کہ محمودؔ رہا ہے
اَمراض و عوارض کی دوا اسمِ پیمبر (ﷺ)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا میں کرتے ہیں کیا کیا کچھ بسرے زندگی
[illegible]

[illegible] جاؤ گے تم آشنائے زندگی

[illegible] جس دن سے مومن وہ ہے میری ابتدا
کلمۂ طیب ہو میری بنائے زندگی

جذبہ و احساس ہیں ممنونِ احسانِ نبی
ہے بقا احساس و جذبہ کی بقائے زندگی

ذکرِ طیبہ ذکرِ الطافِ نبی [illegible] رب
[illegible] محمود [illegible] زندگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پختہ ہو جس شخص کا ایمان تمنا
خود آقا [illegible] ہوئے پرسان تمنا

سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) سمجھتے ہیں سب ارمان تمنا
[illegible] وہ فرماتے ہیں شایان تمنا

سن لے یہ زمانہ ہر اعلان تمنا
تشنہ [illegible] مدینہ [illegible] تمنا

ہے روضۂ سرکار [illegible] کی کرامت
گلزار بنا [illegible] تمنا

تا مرگ رہے لب پہ مرے نعت پیمبر [illegible]
ہے عشقِ عقیدت کا یہ عنوان تمنا

میں سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کوچے کا گدا ہوں
ہر نعت کا دیوان ہے دیوان تمنا

طیبہ کے کسی کونے میں مر کے [illegible] دیکھا
[illegible] ہو کوئی بندہ پشیمان تمنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شوکتیں دہر میں ہے زوال جا بجا
[illegible] رہا ہے ہی [illegible] کا پال جا بجا

اُمت آقا [illegible] سے [illegible] حال [illegible]
ہیں بو رنگ سب مُرجھیں جا بجا

ذاکران رسول خدا کے جہاں [illegible]
حشر میں پائیں گے سائباں جا بجا

آقا (ﷺ) اُمت کو دیں تو ملے گی اماں
ظلم و ظلمت کی ہیں آندھیاں جا بجا

بشرف حرمین رفعت شناس ہوئے
باقی دنیا میں ہیں پستیاں جا بجا

خوش مقدر وہی ہیں جو طیبہ گئے
[illegible] تو دیں میں [illegible] خوش [illegible]

چل پڑے کچھ مدینے کو کچھ رہ گئے
غم زدہ جا بجا شادماں جا بجا

دیکھیے وہ محبت میں محمودؔ سے
سوئے طیبہ رواں کارواں جا بجا

☆☆☆☆☆

سرکار (ﷺ) کی عادات عطا سے ہیں اُمیدیں
خوں جن سے رلیا کرتی ہے شرمندہ تمنا

آقا (ﷺ) سے پذیرائی کی پائی ہیں نویدیں
پہنچے سے نے چلا دنیا میں سامان تمنا

پڑ ہو گے توجہ کی نظر تم جو ہی [illegible] کی
مہکتا ہو پاؤ گے گلستان تمنا

ہے [illegible] مرام آتا نہیں پایا کوئی وہیں
ہے حاضری دربار کی پیہم تمنا

محو پڑھے ہم نے در شاہ (ﷺ) پہ جا کر
اسباق دلآرائے دبستان تمنا

☆☆☆☆☆

سوچتے ہیں توجہ نبی (ﷺ) کی جو ہو
اب کے رمضان میں پھر مدینے چلیں

لگ چکی ہو گی طیبہ کی اس کو ہوا
آبِ زمزم مدینے میں پینے چلیں

پائے گا مغفرت جو وہاں مر گیا
مرنے والے مدینے میں جینے چلیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہے علم الدین غازی کا کردار سامنے
غیرت کا درس ملتا ہے ہم کو شہید سے

سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں گے قربِ مدینہ کا اذن بھی
ایسی بندگی ہے زندگی بنی اُمید سے

اصحابؓ سے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا یہ تو جواب
کہ [illegible] کیسے چاہتا ہے وہ مرید سے

احباب ان پہ ذکرِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں عمل کریں
کچھ مشورے جو دیتا ہے اختر مفید سے

کرام کبریا کے [illegible] اور کچھ نہیں
ہوتی ہے یہ جو نعتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) رشید سے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[illegible]

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تذکارِ پیمبر (ﷺ) کی ہے تنویر زباں میں
پایا گیا یہ نسخۂ اکسیر زباں میں

جب تذکرہ اُس شہرِ مقدس کا کروں گا
کھنچ جائیں گی طیبہ کی تصاویر زباں میں

جب "صلِّ علیٰ" نغمۂ سرور (ﷺ) پہ پڑھوں گا
گھل جائے گی اک خواب کی تعبیر زباں میں

قرآں میں پاتا ہوں ثنا جب میں نبی (ﷺ) کی
رَس گھولتی ہے اُس کی تفسیر زباں میں

ہر نعت و مدیح کے لیے میں نے رکھی ہے
اخلاص کی اور پیار کی زنجیر زباں میں

توحید کا جب درس دیا آپ نبی (ﷺ) نے
مت گھٹ کے رہے نعرۂ تکبیر زباں میں

خوش ہوں کہ مسلماں ہوں اور نعت سرا ہوں
تقدیر ہے سینے میں تو تدبیر زباں میں

کیا لطف فقط مدحتِ سرور (ﷺ) میں نہیں ہے
اُلجھے ہوئے کچھ لوگ ہیں کیوں سُود و زیاں میں

قدمینِ پیمبر (ﷺ) میں جھکاتا ہے جو گردن
اونچا نظر آتا ہے سب سرو قداں میں

یہ سب ہے اثر مدحتِ سرکارِ جہاں (ﷺ) کا
"خوشبو ہے دہن میں مرے تاثیر زباں میں"

جھڑتے ہیں جو پھول آقا کی مدحت میں زباں سے
گلشن سے کھلے پڑتے ہیں ہنگامِ خزاں میں

ہے روح فزا طیبۂ سرور (ﷺ) میں نظارا
سنتے ہی خبر جاں مری آ جاتی ہے جاں میں

آقا کی نظر ہو گی توجہ مری جانب
میزاں پہ "نہیں" جو ہے بدل جائے گی "ہاں" میں

جب تک نہ کہیں پہنچا تھا درِ سرورِ دیں (ﷺ) تک
اک آگ سُلگتی ہی رہی قلبِ تپاں میں

سرکار (ﷺ) یہ فقط بے عملی کا اثر ہے
کھوئی ہوئی ملت ہے جو اک خوابِ گراں میں

بخشش ہی محمود کو نعتوں کے تصدق
پونجی تو کوئی بھی نہ تھی ہیچ مداں میں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے جو بندہ درِ شاہِ بحر و بر ﷺ کا طواف
نہیں ہے جائز اُس بندے کو مال و زر کا طواف

نبی ﷺ کے عشق کا احرام اس نے پہنا ہے
پئے نعوتِ پیمبر ﷺ رہا عمر کا طواف

درود پڑھتا میں پھرتا ہوں گردِ مقصورہ
اسے کہیں تو کہیں لوگ کہ بشر کا طواف

جو دیکھ غور سے تو کرتا پایا ہے خورشید
دیارِ نورِ پیمبر ﷺ کی ہر سحر کا طواف

جہاں سے آتی ہیں "صلِّ علیٰ" کی آوازیں
خدا کی رحمتیں کرتی ہیں ایسے گھر کا طواف

نبی ﷺ کے در سے غبار جو لے کے آتی ہے
مری مشامیں کرتی ہیں اُس خبر کا طواف

رکھے جو گنبدِ اخضر کا عکس پتلی میں
نہ کیوں کریں گے سب انوار اُس نظر کا طواف

شبانہ روز جو دیکھو تو کرتے پاؤ گے
مہ و ستارہ و خورشید نبی ﷺ کے در کا طواف

جدھر رشیدؔ ہے آرام گاہ آقا ﷺ کی
یہ چشمِ تر مری کرتی رہی اُدھر کا طواف

☆☆☆☆☆

"شاہِ بشر" کہتے ہیں جو سرورِ دیں ﷺ کو
گویا ہیں چھپے ہوئے وہ تیر دہاں میں

یہ سورۂ کوثر کی تلاوت کا صلہ ہے
"خوشبو ہے بسا میں مرے تاثیر زباں میں"

پڑھتا ہوں جو تھوڑا درود بھی نبی ﷺ پر
آتا ہے نظر جذبۂ تعمیر زباں میں

☆☆☆☆☆

خدا نے پہلے ہر اک چیز سے کیا تخلیق
مرے حضور ﷺ کی صورت میں شاہکار عظیم

درود پاک پیمبر ﷺ پہ پڑھتا رہتا ہے
مرے کریم نبی ﷺ کا ہے حق گزار عظیم

یہ ہم سے پوچھو کہ ہم دیکھتے ہی رہتے ہیں
رسولِ پاک و مکرم ﷺ کا ہے دیار عظیم

کوئی نہ اور اس عظمت کو پا سکے گا کبھی
ہیں جتنے امتِ آقا ﷺ میں چار یار عظیم

نشان پہ مرے آقا حضور ﷺ کے ہیں وہاں
حرا کا ثور کا دیکھا ہے ہم نے غار عظیم

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا جز حمد میں رہے رطب اللساں ملک
مدّاحِ نبی (ﷺ) میں بھی ہیں تر زباں ملک

جب جا رہے تھے تعبیرِ ثنا کی طرف حضور (ﷺ)
ایستادہ راستوں میں رہے گل فشاں ملک

جبریلؑ تک کی ہوتی تھی خدمت میں حاضری
خدّامِ مصطفیٰ (ﷺ) میں کہو تو ہیں "ہاں" ملک

حقّ الیقینِ ذات تک آقا (ﷺ) رسا ہوئے
سدرہ سے آگے جا نہ سکا بے گماں ملک

شہرِ نبی (ﷺ) ہے قریۂ نکہت دیارِ نور
وہ شہرِ خاص سر بخم آئیں جہاں ملک

آیا نہ آئے گا کوئی بعدِ نبی (ﷺ) کبھی
اِس باب میں تو سارے رہے یک زباں ملک

تنہا نہیں ہوں وردِ درودِ حضور (ﷺ) میں
ہے رحمتِ خدا تو مرے ہم زباں ملک

محمودؔ یہ مجھے مرے وجدان نے کہا
ہوتے ہیں تجھ کو دیکھ کر سب شادماں ملک

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو نفس سے سوا ہے سرِ پیار ہر نفس
ہر رحمتِ حضور (ﷺ) سے سرشار ہر نفس

انوارِ لطفِ احمدِ مختار (ﷺ) ہر نفس
مدّاح پہ رہیں گے کرم بار ہر نفس

کہتے ہیں یہ مرے لبِ اظہار ہر نفس
امداد ہے حضور (ﷺ) کی درکار ہر نفس

آقا حضور (ﷺ) سے جو کرے پیار ہر نفس
پڑتا ہے ابرِ لطف کی بوچھار ہر نفس

اُن پر جو ذکرِ نورِ نبی (ﷺ) میں مگن رہیں
پرتو فگن رہیں نہ کیوں انوار ہر نفس

قرآن سے اخذ وہ نتیجہ ہوا کہ اب
سرور (ﷺ) کی عظمتوں کا ہے اقرار ہر نفس

احکامِ مصطفیٰ (ﷺ) پہ چلیں ہم تو لازماً
گفتار کی طرح رہے کردار ہر نفس

ہم دور اتباع نبی (ﷺ) سے اگر رہے
ایسے میں ہوگا در پئے آزار ہر نفس

آقا (ﷺ) نے بھائی بھائی بنایا ہمیں کہ ہو
آپس میں پیار ہر نفس ایثار ہر نفس

دیکھو لگاؤ لطف رسول کریم (ﷺ) ہیں
جو دشمنانِ دیں سے ہیں بیزار ہر نفس

محروم ہو گئے ہیں توجہ سے آپ (ﷺ) کی
کرتے ہیں نفرتوں کا جو پرچار ہر نفس

محمود کی خدا سے رہی ہے یہی دعا
کہتا رہے یہ نعت کے اشعار ہر نفس

☆☆☆☆☆

احسان اُن کے ہم سے یہ کہتے ہیں روز و شب
چلنا ہے تو نبی (ﷺ) کی ہدایت پہ چلنا ہے

تلقین پہ مزکی رسول کریم (ﷺ) کی
نفسانی خواہشات کو اپنی کچلنا ہے

تہذیب ہندوانہ سے جو ہم میں آ گئیں
عادات کو بحکم پیمبر (ﷺ) بدلنا ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) کے در سے بچے کو شاد کر دیا جس نے
سے جنت کی اُن (ﷺ) کو وسیلہ کر دیا جس نے

ہر اک رحم مصروب کا مداوا کر دیا اس نے
ارادہ اطاعت سرور (ﷺ) کا پختہ کر دیا جس نے

لگے گی اس کے پیچھے ساری مخلوقات خالق کی
نبی (ﷺ) کے عشق میں اپنے کو تنہا کر دیا جس نے

لکھی خالق نے لوحِ جنت پر اس شخص کی بخشش
کبھی قہر عام پہ نعتوں کو دعا کر لیا جس نے

اُسے محروم فرمایا نبی (ﷺ) نے اپنی رفاقت سے
حصولِ مال کا اپنے کو رسیا کر دیا جس نے

سیاہی پھر گئی اس کے رُخِ قسمت پہ بے شبہ
کہیں توہینِ آقا (ﷺ) کو گوارا کر دیا جس نے

تعلق صرف آقا (ﷺ) سے رکھا اُن سے محبت کی
علائق سے جہاں بھر کے کنارہ کر دیا جس نے

وہ عفریت ریا سختی کے چنگل میں پھنسا یارو
حبیب رب (ﷺ) کی سنت کو دکھاوا کر لیا جس نے

قدم اس فرد کا محمود اٹھا خلد کی جانب
عطائے کبریا سے عمرہ طیبہ کر دیا جس نے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں جتنے ہیں سب نے اُنؐ کی رحمت لاتعد پائی
نہایت اس کی دیکھی ہے نہ اس کی کوئی حد پائی

سمجھ کر سوچ کر ہم نے نبی (ﷺ) کا ذکر اپنایا
سمجھنے سوچنے کے واسطے ہم نے خرد پائی

"اَغِثْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" جب نکلا یہ دل سے
تو ہم سب ماننے والوں نے آقا (ﷺ) کی مدد پائی

رسول اللہ (ﷺ) کی موجودگی اس میں ضروری ہے
کلام اللہ میں ہم نے جو سوچی [illegible] پائی

رسولِ خیر (ﷺ) کی رحمت کسی جا پر نہ کم دیکھی
کسی مخلوق نے جب بھی "طلب" سوچی "رسد" پائی

چلے معنا جو تقلیدِ حبیبِ خالقِ کل (ﷺ) میں
تو یہ جادہ تھا جس میں کوئی بھی ہم نے نہ سد پائی

ریا سے جلبِ جاہ و منفعت سے جو رہا ہٹ کر
اسی نے نعتِ سرکار (ﷺ) ہونے کی سند پائی

جونہی محمودؔ نے دل کی نگاہیں کھول کر دیکھا
حسابِ عدد میں "صلِّ علیٰ" کی ایک مد پائی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی پاک (ﷺ) نے ناعت کا جس کو مرتبہ بخشا
رہِ جناں ہے جس کی منزل، اس کو ایسا راستہ بخشا

رسولِ محترم (ﷺ) کے صدقے خلاقِ دو عالم نے
مجھے دل بے نیازِ جاہ و تحریص و ہوا بخشا

اُسے دی سربلندی گویا رب نے دین و دنیا میں
جسے قدمینِ شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) کا [illegible] بخشا

بہت تھا سامنا مشکل کا روزِ حشر پہ رب نے
ہماری رستگاری کو نبی (ﷺ) کا آسرا بخشا

قلم میرا ہوا جو سر بسجدہ حمدِ خالق میں
تو رب نے نعت لکھنے کا بھی مجھ کو حوصلہ بخشا

درِ محبوب (ﷺ) پر اپنے رسائی دے کے احقر کو
خدائے پاک نے نعتِ پیمبر (ﷺ) کا صلہ بخشا

محبت ربِ عالم نے عطا کی ہے جو آقا (ﷺ) کی
تو پھر اس میں مجھے اقبالؒ ایسا رہنما بخشا

میں ہوں محمودؔ شاکر خالقِ کونین کا جس نے
درودِ پاک کی صورت میں وردِ جانفزا بخشا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کے ذکر سے محبوبِ حق (ﷺ) کا تذکرہ نکلا
ہر اک حمدِ خدا کا آپ (ﷺ) کا مدحت سرا نکلا

خوشی ہونٹوں سے حرفِ مدحتِ خیرُ الوریٰ (ﷺ) نکلا
اسی دم دستگاری کا ہماری راستہ نکلا

ترستا ہے اسی چہرے کو نورِ جنتُ الماویٰ
وہی چہرہ جو گردِ شہرِ آقا (ﷺ) سے اَٹا نکلا

سو چودہ سو برسوں سے جہاں محبوبِ خالق (ﷺ) ہیں
عقیدت کا اُسی شہرِ حسیں سے سلسلہ نکلا

پچھاڑیں کھائی ہیں حسابِ محرومی سے احقر نے
جو بھی لاہور سے شہرِ نبی (ﷺ) کو قافلہ نکلا

زبانِ حمدِ خدا سے پاک ہو پائی تو پھر اس سے
درودِ پاکِ سرکارِ جہاں (ﷺ) صبح و مسا نکلا

عقیدت ہے نبیُّ الانبیاء (ﷺ) کی کتنی بار آور
کبوتر تک نبی (ﷺ) کے شہر کا رشکِ ہما نکلا

عزیزو! موت آئے ہم دیارِ سرورِ دیں (ﷺ) سے
تو کندہ آنکھ کی پتلی پہ بھی گنبد ہرا نکلا

کوئی محمود کیا سمجھے گا قربت دو کریموں کی
وہاں تو دو کمانوں سے بھی کمتر فاصلہ نکلا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نکلیں دیں وطنِ سرورؐ سے جہاں کی صورتیں ساری
ازل تجھ کو ہو گئیں دورِ نبی (ﷺ) سے ظلمتیں ساری

اُسے دنیا و عقبیٰ کی ملی ہیں دولتیں ساری
درودِ پاک سے معمور ہیں جس کی ساعتیں ساری

مقامِ سرورِ کونین (ﷺ) ہر بالا سے بالا ہے
رسولِ محترم (ﷺ) کے زیرِ پا ہیں رفعتیں ساری

منار و قبۂ سرکارِ والا (ﷺ) ہم نے کیا دیکھا
نظر سے منتقل کر دی ہیں گویا جنتیں ساری

نگاہِ قلب سے پڑھ لو احادیثِ پیمبر (ﷺ) کو
نظر آتی ہیں ہر قولِ نبی (ﷺ) میں حکمتیں ساری

مرے کام و دہن کو کیا سروکار اب کسی شے سے
حضورِ طیبہ سے پائی ہیں میں نے لذتیں ساری

وہ جس کی زندگی حُبِّ پیمبر (ﷺ) میں نہیں گزری
ہیں اُس کے واسطے حور و ملک کی لعنتیں ساری

وہی اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے افضل ہے
ہیں جس کی اتباعِ مصطفیٰ (ﷺ) میں عادتیں ساری

ریاضِ جنتِ طیبہ میں جب مَیں نے قدم رکھا
ہُوا محسوس یہ زیرِ قدم ہیں جنتیں ساری

مفاہیمِ کلامِ کبریا کی تہ میں تو اُترو
ثنائے مصطفیٰ (ﷺ) میں آ رہیں دیکھو آیتیں ساری

جب آقا خواب میں تشریف فرمائے دل و جاں ہوں
اس اک لمحے پہ مَیں قربان کر دوں راحتیں ساری

اگر احکامِ سرکارِ جہاں (ﷺ) پر ہم نہیں چلتے
یہ دیکھو پائے بیٹھے ہیں جہاں کی ذلتیں ساری

کرے اک آدھ سنّت پر نہ کوئی مرتکز دعوت
ہیں پُر از حکمت و دانش نبی (ﷺ) کی سنّتیں ساری

اسی اک راہ پر چلنا رہِ ایماں پہ چلنا ہے
کرو سرکار (ﷺ) کی چاہت پہ قرباں چاہتیں ساری

کوئی ناعت انھیں محمودؔ کیسے جان سکتا ہے
ہیں رب کے سامنے نعتِ نبی (ﷺ) کی وسعتیں ساری

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں اپنے صاحبِ ایمان ایسے نام ضرور
مگر خلاف ہیں سنّت کے اپنے کام ضرور

سمجھ کے سوچ کے کر مدحتِ حبیبِ خدا (ﷺ)
زمامِ اشہبِ افکار کی تو تھام ضرور

صباح و شام ہمہ وقت جاگتے سوتے
درودِ پاک نبی (ﷺ) کا ہو التزام ضرور

نبی کا فتح کے موقع پہ عفوِ عام رہا
جو ہوتا اور تو لیتا وہ انتقام ضرور

وہ جو نظام خدا سے حضور (ﷺ) لائے ہیں
ہو اپنے ملک میں نافذ وہی نظام ضرور

پگاہ و شام عقیدت کے پیشکاروں کا
نبی کے در پہ نظر آیا ازدحام ضرور

کلامِ ربِ جہاں نے ہمیں سکھایا ہے
درود ہو تو ہو سرکار (ﷺ) پہ سلام ضرور

نعوت خوانی ترنّم سے کاروبار ہے کیوں
یہ کیا کہ لیتے ہیں حُبِّ نبی (ﷺ) کے دام ضرور

جو تھامو ہاتھ میں محمودؔ خامۂ مدحت
حضورؐ کا رہے پیشِ نظر مقام ضرور

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہتا ہے ہمہ وقت جواں میرا تصوّر
طیبہ ہے پہنچتا ہے جہاں میرا تصوّر

پاتا ہے یقیں آقا (ﷺ) کے الطاف و کرم کا
بے رشتۂ ہر وہم و گماں میرا تصوّر

تخئیل کی پرواز کہاں عرش خدا تک
رتبہ کہاں سرور (ﷺ) کا کہاں میرا تصوّر!

آقا (ﷺ) کی توجّہ کے سبب فضل خدا سے
گو میں ہوں مُسِن پر ہے جواں میرا تصوّر

سرکارِ جہاں جاہ (ﷺ) کے دربارِ علا تک
جاتا ہے پئے امن و اماں میرا تصوّر

رہتا ہے رسا سیرت سرکار جہاں (ﷺ) تک
پاتا ہے عقیدت کے نشاں میرا تصوّر

جھک جاتا ہے محرابِ تہجّد میں پہنچ کر
چلتا ہی نہیں سوئے جناں میرا تصوّر

محمودؔ ہے انوار پیمبر (ﷺ) سے فروزاں
ناواقفِ ظلمات و زیاں میرا تصوّر

☆☆☆☆☆

نعت کے موضوع پر دنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والے

(شاعر نعت) راجا رشید محمود کے
۵۳ مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (اردو)

ورفعنا لک ذکرک	حدیث شوق	منشور نعت
سیرت منظوم	۹۲	مہر کرم
مدیح سرکار ﷺ	قطعات نعت	حی علی الصلوٰۃ
مخمسات نعت	تضامین نعت	فردیات نعت
کتاب نعت	حرف نعت	نعت
سلام ارادت	اشعار نعت	اوراق نعت
رحمت سرور ﷺ	عرفان نعت (صوبائی نعت ایوارڈ)	دیار نعت
تسبیح نعت	صباح نعت	اکرام نعت
شعاع نعت	دیوان نعت	منشورات نعت
منظومات	تجلیات نعت	واردات نعت
بیان نعت	مناسب نعت	حمد بھی نعت
التفات نعت	عنایت نعت	مرقع نعت
نیاز نعت	امتنان نعت	سرو نعت
تابش نعت	سواد نعت	[illegible]
مفتاح نعت	اکمل نعت	[illegible]
قاموس نعت	مشعل نعت	[illegible]
اعزاز نعت	نعت ادبی	۵۰ نعت
دفتر نعت	مدیح احمد (ﷺ)	

..........ان مجموعہ ہائے نعت میں موجود کاوشیں——

حمدیں= ۶	حمد و نعت= ۳	قطعات= ۵۸۹
غزل کی ہیئت میں نعتیں= ۲۷۰۳		ان میں موجود اشعار= ۲۸۷۱۵
فردیات= ۲۵۴۱	مخمسات= ۶۶	تضمینیں= ۵۳
نظمیں= ۱۲	مثلث= ۳ (۲۷ بند)	مسدس= ۵ (۱۸ بند)
	مربع= ۱ (۷ بند)	

ان ۵۳ مجموعہ ہائے نعت کے صفحات = ۵۷۴۴

آثارِ مدینہ

مدینہ منورہ کا تصویری البم

قدیم و جدید زیاراتِ مدینۃ النبی ﷺ کا حسین گلدستہ

بڑے سائز کے اڑھائی سو صفحات

سات سو سے زیادہ تصاویر

تحقیق / تدوین / شاعری : راجا رشید محمود

ڈیزائننگ / خطاطی / ترتیب : اظہر محمود / راجا اختر محمود

ناشر

مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)

عقب مزار قطب الدین ایبک ... انار کلی لاہور فون: 042-7230001

Monthly "NAAT" Lahore

CPL 214